

امام ابن عمریہ

غلام جیلانی برق

امام ابن تیمیہ اُن اہل کفر و فسق و فساد و منکرین میں سے ہیں جو سات سو سال سے مسلمانانِ عالم کی علمی و فکری رہنمائی کر رہے ہیں۔ ان کا دائرہ اثر اتنا پھیل چکا ہے کہ اسلامی دنیا کے ہر گوشے میں آج ان کے ملنے والے موجود ہیں۔ یہ مقام بلند آپ کو یونہی نہیں مل گیا تھا بلکہ آپ نے بے پناہ محنت، پیہم عمل، شب و روز کی عبادت اور بے پناہ قربانیوں سے حاصل کیا تھا۔ آپ کو علامتہ کلمۃ الحق کی وجہ سے برسوں قید و بند کا شکار ہونا پڑا۔ آپ نے عمر بھر قلم چلایا۔ شہادہ سے پہلے تک پڑے پڑے اڑتالیس برس قرآن و حدیث کا درس دیا۔ تاریخ تنقید کی وجہ سے بیسیوں فرقوں کی عداوت مولیٰ۔ فلسفیوں، معتزلوں، غلام کار صوفیوں اور فقہروں پر زبردست آگ برسائی۔ امراء و سلاطین کو تڑا اور تب کہیں مجتہد، امام اور محبت کا اعزاز حاصل کیا۔

امام کے متعلق اکابر کی آراء

اس دور کے چند علماء کو چھوڑ کر جو آپ کی شہرت، عظمت، علم و فضل اور عوام کی عقیدت کو دیکھ کر جلی گئے تھے باقی تمام آپ کے مداح تھے۔ آپ کے ایک معاصر قاضی کمال الدین بن الزمکانی آپ کے سخت مخالف تھے۔ لیکن یہ کہنے پر مجبور ہو گئے تھے:

هُوَ حُجَّةٌ بِنْتُهُ قَاهِرَةٌ

هُوَ بَيْنَنَا أَعْجُوبَةٌ الدَّهْرِ

(المرآة المفردة والموکب)

(کہ وہ اللہ کی حجرت ہے اور نمانے میں ایک اعجاز ہے)

آپ کے مداحین کی تعداد اتنی زیادہ ہے کہ ان سب کو سمیٹنے کے لئے وقت چاہیے۔ اس لئے ہم یہاں

چند ایک کے ذکر پر التفکر کرتے ہیں۔

۱۔ حافظ فتح الدین البراضی بن سید الناس الیعمری المصری کہتے ہیں :

بَدْرَ فِیْ كُلِّ فِئْتٍ عَلٰی اَبْنَائِہِ حِیْسَہٖ وَلَمَّا تَمَّ عِبْنُ مَنْ دَاکَا مُثْلَکَہٗ
(امام موصوت بہر بن میں ابانے جس پر فوقیت رکھتے تھے اور کسی شخص نے ان کی نظیر نہیں دیکھی۔)

۲۔ حافظ شمس الدین ابو عبداللہ محمد بن شیخ عماد الدین ابو العباس احمد بن عبدالہادی المقدسی الصالحی الجنبلی

(۷۶۴-۷۶۳ھ) نے امام کے سواخ ایک جلد میں مرتب کئے تھے۔ اس میں فرماتے ہیں۔

ہو الشیخ الامام الترابانی۔ امام الأئمة ومفتی الامة وجرالعلوم،

فربید العصر وحید الدھر۔ شیخ الاسلام، علامۃ الزمان و ترجمان القرآن۔

آپ امام ربانی، امام الأئمة، مفتی امت، علوم کے سمندر، زمانے میں بے مثال و یکتا شیخ الاسلام زمانے

کے علامہ اور مشران پاک کے ترجمان تھے۔

۳۔ دمشق کے مشہور فاضل، مؤرخ اور حافظ شمس الدین ابو عبداللہ محمد بن احمد بن عثمان بن قانماز بن عبداللہ

بن الذہبی الش فنی دمشقی (۶۷۳-۶۸۸ھ) امام کے بہت بڑے مداح و معتقد تھے۔ آپ نے اسلام

کی تاریخ بیس جلدوں میں لکھی تھی۔ آپ اپنی تصانیف میں بار بار امام کا ذکر کرتے ہیں۔ ایک جگہ فرماتے ہیں :-

”اگر مجھے رکن اور مقام ابراہیم کے درمیان حلف دی جاتے تو میں حلفاء کھوں گا کہ میری آنکھ نے امام

کی نظیر نہیں دیکھی۔ ایک مرتبہ میں نے آپ کی تصانیف جمع کیں تو وہ ایک ہزار نکلیں۔ اس کے

بعد کسی اور تصانیف بھی دیکھنے میں آئیں۔“

۴۔ شیخ امین الدین بن ابو عبداللہ محمد بن شیخ ابواسحاق ابراہیم بن محمد بن احمد بن الوانی (۳۵۵ھ) کی رائے :-

”آپ ہارسہ سردار، شیخ، سند، امام، علامہ، کامل الفطن، اور بے نظیر تھے۔“

۱۔ ابو عبداللہ شمس الدین محمد بن ابی بکر الش فنی (۸۴۲ھ) الرد الوافر طبع مصر ۱۲۲۹ھ ایضاً ۱۵

۲۔ نسیمی ایک بڑا یہ صنف تھے ان کی کتابوں میں طبقات الحفاظ، میزان الاعتدال، تجرید اسما الصحابہ، الطب

النبوی، طبقات القراء تہذیب الکمالی۔ فی اسما الرجال خصوصیت سے قابل ذکر ہیں۔ (ذہبی دائرۃ المعارف الاسلامیۃ

پنجاب) ۱۵ الرد الوافر ص ۲۔

۵۔ شیخ ابو عبد اللہ محمد بن ابراہیم بن خاتم بن فاف بن سعید الصالحی الرشتی (۶۵-۷۲۴) کہتے ہیں۔

الامام العزائمہ، الحجۃ الحافظ، الزاهد الورع شیخ الاسلام، فتاویٰ الامام صفحی الشاہر اوجد العصر من ربہ الدھر۔

۱۔ وہ امام، عابد، مجتہد، حافظ، زاہد، متقی، شیخ الاسلام، امامت، اہل سنت میں بکتابت و بیعت (مثلاً)

۲۔ تقی الدین ابو الفتح محمد بن علی بن وہب بن یحییٰ بن ابی الطاهر القشیری المنقرطی المالکی بن وقیق

المیر (۵۰۲) بھی امام کے ماحول میں سے تھے۔ جب سن ۴۸۸ میں امام شہ مہر الملک انام سے ملنے کیلئے مصر میں گئے تو ان سے ابن وقیق المیر بھی ملے۔ ملاقات کے دوران امام سے کہنے لگے۔

ما كنت اعلم ان الله تعالى لم يخلق مثلك

میر سے وہم و گمانی میں بھی یہ بات نہیں آسکتی تھی کہ اللہ آپ کی نظیر یا آپ جیسا انسان پیدا کرے گا۔ بعد از ملاقات کسی کے سوال کے جواب میں کہا۔

”تمام علوم ابن تیمیہ کے ملنے بجز پڑھنے میں وہ ان میں سے جو چاہے لے لیتا ہے اور جو چاہے چھوڑ دیتا ہے“

اہم کے مابین کی تعداد کافی زیادہ ہے۔ الرد الافر میں چھبیس عماد کی آراء درج ہیں۔ پھر امام کے حالات کئی دیگر اہل علم نے بھی لکھے ہیں۔ مثلاً۔

- | | | |
|----|--|--------------------|
| ۱۔ | صفي التين الحنفي البخاري | القول المحلي |
| ۲۔ | هرثي بن يوسف العمري | الكتاب الترتيبية |
| ۳۔ | ابن كثيرماعيل بن عمر عماد الدين الباقلاء | البدایة و النہایہ |
| ۴۔ | الأوسمي | جلاء العینین |
| ۵۔ | ابن حجر | الغار الکامنه |
| ۶۔ | ابن عمر شافعي | مناقب ابن تیمیہ |
| ۷۔ | جسيل بيك العظم | عقود الجماهر |
| ۸۔ | ابن عبد السہادي | في مناقب ابن تیمیہ |

فی مناقب ابن تیمیہ

۹ - ذهبی

الاعلام أعلیہ

۱۰ - ابو حفص عمر بن علی

مسائل الابصار

۱۱ - ابوالعباس بن فضل اللہ العمري

فی فضائل ابن تیمیہ

۱۲ - احمد بن ابوبکر الطبرانی الکاملی

اگر ہم ان تمام مآخذین امام تیمیہ کی فہرست تیار کریں جن کا ذکر ان کتابوں میں ہوا ہے تو یہ تعداد کچھ ستر تک پھیل جائے گی۔ اور انھیں سینٹا مشکل ہو جائے گا۔ اس لئے ہم انہی بارہ ناموں پر اکتفا کرتے ہیں۔

امام کا نام و نسب

امام کا پورا نام تقی الدین ابوالعباس احمد بن شہاب الدین ابی المحاسن عبدالعظیم بن شیخ الاسلام مجد الدین ابی البرکات عبدالسلام بن ابی محمد عبداللہ بن ابی العت اسم الحضر بن محمد بن الحضر بن علی بن عبداللہ بن تیمیہ الحارثی تھا۔ اس خاندان کا ہر فرد تیمیہ کا فرزند کہلاتا تھا۔

لفظ تیمیہ کی تحقیق

حافظ ابن حریب (۳۶۶ - ۴۹۵ء) اپنی کتاب طبقات الحنابلہ میں تذکرہ فخر الدین بن تیمیہ کے تحت لکھتے ہیں کہ ابوالقاسم الحضر کی دادی کا نام تیمیہ تھا۔ وہ اتنی بڑی ناضلہ، عالمہ اور خطیبہ تھیں کہ سارا

لے زین الدین ابوالفرج عبدالرحمن بن شہاب الدین ابوالعباس احمد بن حریب السلاوی البغدادی ثم الدمشقی الحنبلی ایک بلند پایہ مورخ، فقیہ اور محدث تھے آپ کی طرف ۳۲ کتابیں منسوب ہیں۔ چند نام یہ ہیں: طبقات الحنابلہ - شرح جامع ابی عیسیٰ الترمذی، جامع العنوم والحکم، فتح الباری فی شرح البخاری وغیرہ (ابن حجر المددرا لکامذہب ج ۲ - ص ۳۲۷)۔ فخر الدین محمد، ابوالقاسم الحضر کے فرزند تھے ۵۲۲ھ کو حوران میں پیدا ہوئے اور ۶۲۲ھ میں وفات پائی۔ آپ کئی کتابوں کے مصنف تھے۔ مثلاً:-

۱- تفسیر ۳۰ جلدیں ۲- تنزیح القاصد ۳- الموضح ۴- شرح

ہدایہ - آپ کے دو فرزند عبدالجلیل اور عبدالعزیز بھی بلند پایہ عالم تھے۔

(محمود عری کوکن :- "ابن تیمیہ" - مدراس ۱۹۵۹ء - ص ۱۵)

خاندان اس کی طرت منسوب ہو گیا۔ لیکن سوال یہ ہے کہ اگر تیبیہ ابو القاسم الحنفی کی دادی کا نام تھا تو پھر اسی ابو القاسم کے دادا حضرت پڑداد اعلیٰ اور مکہ دادا عبداللہ تیبیہ کے فرزند کیوں کہلاتے تھے؟ اس سلسلے میں حافظ ابن کثیر (۲، ۳، ۴) کی بات زیادہ معقول نظر آتی ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ تیبیہ آپ کی ایک دُور کی دادی کا نام تھا۔

حمران

کسی وقت یہ شہر شام کی شمالی حد پر واقع تھا لیکن دوسری جنگِ عظیم کے بعد یہ لڑکی کا حصہ بن گیا۔ یا قرت حموی محم المبدان کا تیسری جلد میں "حمران" کے تحت لکھتے ہیں کہ موزان نوح کے بعد یہ پہلا شہر تھا جو اس خطے میں بسایا گیا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام واقعہ نار (آتش نرود) کے بعد یابل (اُر) کو چھوڑ کر حمران چلے گئے تھے اور وہاں سے حبرون (الخلیل) آگئے تھے جو یروشلم سے بیس میل جنوب میں واقع ہے۔ حمران صابیل (کوآب پرستون) کا گڑھ تھا وہاں ابراہیم علیہ السلام کے والد آزر نے بھی ایک سیکل بنایا تھا جو مغلیتہ کے نام سے مشہور تھا۔ اسے اسلامی عساکر نے ۱۱۸۸ء میں حضرت عیاض بن غنم کی قیادت میں سخر کیا تھا۔

خاندان ابن تیبیہ

اس خاندان کے بہت سے افراد علم و زہد میں ممتاز تھے۔ مثلاً ابو القاسم خضر بن تیبیہ بن معلق بن حنظل نے کہا تھا کان احد ابدا الی السنہ ۱۰۰۰ء کہ ابو القاسم ابدال میں شمار ہوتا تھا۔

۱۔ ابن کثیر کا پورا نام ملاؤ الدین ابو القاسم اسماعیل بن شہاب الدین ابو حفص عمر بن کثیر بن مویز بن کثیر بن زرع القرشی البصری ثم الاشقی الشافعی (۱۰۱-۱۰۷۲ھ) تھا۔ آپ ابن تیبیہ کے شاگرد تھے۔ تفسیر ابن کثیر اور الہدایۃ ما تہتہا کی وجہ سے بڑی شہرت حاصل کی۔ البدایہ و النہایہ میں مندی حیثیت لکھی ہے (الارواح المرفیۃ)

۲۔ دیکھئے مسعودی کی مروج الذهب۔ طبع چہارم ۱۳۱۱ھ

۳۔ کوکن : ابن تیبیہ۔ ص ۱۰

۴۔ فضیلت الامامین۔ طبع مصر۔ ج ۲۔ ص ۳۲۵

۲۔ فخر الدین محمد بن تیمیہ (۵۲۱ - ۶۲۱ھ) نابینا ہونے کے باوجود ممتاز علمائے حدیث میں گنے جلتے تھے۔
 ۳۔ ابو محمد عبدالکلیم بن فخر الدین (۵۷۳ - ۶۰۳ھ) فقہ، اصول فقہ، میراث وغیرہ کے فاضل اور
 ایک کتاب "ذخیرہ" کے مصنف تھے۔
 ۴۔ سیف الدین عبدالمغنی بن فخر الدین (۵۸۱ - ۶۳۹ھ) نے اپنے والد کی تفسیر پر عواشی کا اضافہ
 کیا تھا۔ نیز اہل اہل القرب الی ساکنی التوب کے نام سے ایک کتاب بھی لکھی تھی۔
 ۵۔ امام موصوف کے دادا شیخ محمد الدین عبدالسلام بن عبداللہ بن تیمیہ (۵۹۰ - ۶۵۲ھ)
 ادب، تفسیر، فقہ اور دیگر علوم کے فاضل تھے اور کئی کتابوں کے مصنف تھے۔ مثلاً المنتقی
 من احادیث الاحکام - الاحکام الکبریٰ (فقہ) شرح ہدایہ - المعرر (فقہ)
 کتاب فی اصل الفقہ۔

تذکرہ نگاروں نے خاندان ابن تیمیہ کے میں مشاہیر کا ذکر کیا ہے لیکن ہم انہی چند ناموں پہ
 اکتفا کرتے ہیں۔
ولادت، ہجرت اور تعلیم

آپ ۱۰ ربیع الاول ۶۶۱ھ ۲۳ جنوری ۱۲۶۳ء کو حوران میں پیدا ہوئے۔ آپ چھ سال کے
 تھے کہ آپ کے والد تاتاری حملے کی وجہ سے حوران کو چھوڑ کر دمشق میں پناہ لینے پر مجبور ہو گئے۔ اور
 یہیں سکونت اختیار کر لی۔
 احمد کی تعلیم حوران میں شروع ہو چکی تھی۔ دمشق میں اس کی تکمیل ہوئی آپ کی عمر انیس برس کی تھی۔
 کہ قاضی دمشق نے آپ کو فتوے دینے کی اجازت دے دی اور بائیس برس کی عمر میں ۲۱ محرم ۶۸۳ھ
 کو بیت سے علماء کے سامنے پہلا درس دیا۔

۱۔ طبقات المناہلہ "تذکرہ فخر الدین محمد" ۱۵ یوسف عمری کوکن "ابن تیمیہ" ص ۳۱
 ۲۔ یوسف عمری کوکن ابن تیمیہ ص ۳۲ کے دیکھئے ابن حجر کی دور کا منہ جلد نمبر ۲
 ص ۲۶۲ - حاجی خلیفہ کی کشف الظنون اور ابن ندیم کی الفہرست۔ ص ۵۵ البدایہ و النہایہ -
 جلد نمبر ۱۳ ص ۳۲۱،

آپ کی زندگی تین چیزوں سے عبارت تھی یعنی تحصیل علم، تدریس اور تصنیف ہے۔ آپ مبلغ نبی تھے اور تمام درجات و غیر اسلامی انکار کی سختی سے تردید کرتے تھے۔ یہی سخت تنقید ہی آپ کے مصائب کا باعث بنی۔

آغاز مصائب

ہمایوں کو امام نے ۶۹۰ھ میں ایک مجملہ کو اشاعرہ پر سخت تنقید کی۔ چونکہ مصر و شام میں شوافع کی اکثریت تھی۔ اہلبیت و ابوالحسن اشعری (۲۶۰-۴۲۲ھ) کو اپنا امام ملتے تھے اس لئے ملک بھر میں شورش سی پیدا ہو گئی۔ لیکن تادمی القضاہ شہاب الدین ابو عبد اللہ محمد بن شمس الدین الشافعی (۶۹۳ھ) کی مداخلت سے یہ فتنہ عارضی طور پر فرو ہو گیا۔

عقیدہ سحریت

۶۹۸ھ میں ۱۰۰۰ کے ایک استفتاء کے جواب میں ۵۶ صفحات لکھے اور خدا کی صفات پر روشنی ڈالی اس پر بعض علماء نے آپ پر تجسیم کا الزام عائد کر دیا۔ اور بحث و مناظرہ کا ایک ایسا سلسلہ شروع ہوا جو کئی برس جاری رہا اور بالآخر ۲۳ رمضان ۷۰۵ھ کو آپ مصر کے برج میں قید کر دیئے گئے اور اٹھارہ ماہ کے بعد رہا ہوئے۔ اللہ کا منہ جلد ۱ ص ۱۴۷

نصرانی کا واقعہ

ان دنوں دمشق کے ایک امیر نے کہ ہالی ایک نصرانی بطور کتاب ملازم تھا یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں باہار تازیبا الفاظ استعمال کرتا تھا اس پر امام حنیفہ ملائکہ کے ہمراہ دمشق کے گورنر امیر عز الدین

سنہ ابو الحسن علی بن اسماعیل اشعری بصرہ کے رہنے والے تھے اور حضرت ابو موسیٰ اشعری کی پشت سے تھے یہ پہلے بصرہ کے مشہور معتزلہ اہلبیت کے پیرو تھے۔ لیکن منہ نام میں کتاب ہو گئے اور صفات الہیہ، قرآن، جبر و قدر اور ایسے ہی کئی دیگر مسائل میں معتزلہ کی تردید کرنے لگے۔ یعنی اسلامی فرقوں پر بھی تنقید کی اور رفتہ رفتہ علم الکلام کے باغیوں میں شمار ہونے لگے آپ ہمہ کتابوں کے مصنف تھے مشہور یہ ہیں مقالات الاسلامیین۔ الایافتہ اللعج۔ رسالۃ الایمان وغیرہ۔ آپ کے پیرو اشاعرہ کہلاتے ہیں۔ (ادارۃ المعارف الاسلامیہ "الاشعری")

ایک الجموی (۲۰۳) سے ملے اور اس نصرانی کی شکایت کی۔ گورنر نے تحقیق کا وعدہ کیا اور یہ واپس چل پڑے۔ راہ میں دہی نصرانی سامنے آگیا۔ تو امام مشتعل ہو گئے اور اسے اتا پیٹا کہ وہ زنجی ہو گیا اور گورنر کے ہاں جا پہنچا۔ گورنر نے امام موصوف کو طلب کیا۔ اپنے سامنے ڈرتے لگواتے اور کچھ دلوں کے لئے ایک مدسہ میں نظر بند کر دیا۔ رہا ہوتے آپ نے ایک کتاب الصائم المسلمون علی شاتم الرسول کے عنوان سے لکھی جسے پڑھ کر وہ نصرانی اسلام لے آیا۔

ایک اور ابتلا

۲۳ ربیع الاول ۱۰۷۰ء کو رہا ہونے کے بعد آپ پھر تدریس و تبلیغ میں مصروف ہو گئے۔ ہر خطیہ اہل شرک و بدعت اور غلط کار صوفیاء و فقراء پر تنقید کرتے تھے۔ رزقہ رفتہ صورتیاء کی اکثریت بگڑ گئی۔ اور ۱۰۷۰ء کو پانچ سو فقراء کا ایک جہوس تھر شہری تک جا پہنچا اور ملک ناصر کے پاس فریاد کی۔ بادشاہ نے انھیں ۱۹ شوال ۱۰۷۰ء کو دوبارہ قید کر دیا۔ آپ تقریباً دو سال زندان میں رہے اور ۸ شوال ۱۰۷۰ء کو رہا ہوئے۔

غار پیٹ

امام موصوف کی تقاریر سے مشتعل ہو کر قاہرہ کے ایک فقیر البکری چند غنڈوں کے ہمراہ جامع حاکمی میں پہنچے اور امام کو پہلے گالیاں دیں۔ پھر مارا پیٹا۔ اور گالے میں رومال ڈال کر صحن میں گھسیٹا۔ شور مچا کہ ارد گرد کے لوگ جمع ہو گئے اور کہنے لگے کہ ہمیں اتقام کی اجازت دیجئے ہم ان کو سخت سزا دیں گے۔ امام نے بلند آواز سے کہا کہ میں نے ان لوگوں کو معاف کر دیا ہے۔ اس لئے آپ واپس چلے جائیں۔ چنانچہ لوگ آہستہ آہستہ منتشر ہو گئے۔

تیسری قید

امام حکیم ذیقعدہ ۱۰۷۰ء کو مصر سے واپس آکر درس و تدریس میں مصروف ہو گئے۔ آپ کے بعض فقہی

۱۰ کوکن ص ۷ ، ۱۱ کوکب ص ۱۸ ، ۱۲ کوکب ص ۱۸۳ ، ۱۳ البکری کا پورا نام تھا :- نور الدین ابوالحسن علی بن یعقوب بن جبریل البکری (کوکن ص ۲۶)

۲۔ فلسفہ و منطق پر تنقید۔

۳۔ قضاء و قدر، جبر و اختیار، معجزات اور دیگر اختلافی مسائل پر بحث۔

۴۔ عقائد باطلہ کی تردید۔

۵۔ نبوت، ایمان، حشر و نشر، توکل، عبادات، قرآن، حدیث اور جہاد کی تفسیر و تفصیل۔

آپ کی تصانیف کی تعداد کیا تھی۔ اس پر مختلف قول ملتے ہیں۔ ابن شاکر الکلبی نے فوت الوفيات

میں ایک سو ساٹھ بتائی ہے۔ علم الدین الف سمن محمد البرزالی (۶۶۴ - ۷۳۹ م) مجمع الشیوخ میں لکھتے

ہیں کہ آپ کی تصانیف میں سو سے زائد تھیں۔ جلیل بیگ العظم نے عقود الجواہر (طبع بیروت ۱۳۲۶ھ

ص ۱۶۷) میں بن سو چالیس نام دیئے ہیں، اپنی ڈاکٹریٹ کے مقالے میں ۴۸۰ نام دیئے تھے۔

الرد الوافر فرماتے ہیں:-

وبلغت مؤلفاته فی حال حیاته نحو خمس مائة مجلداً او نحوها۔

(آپ کی تصانیف کی تعداد آپ کی زندگی میں پانچ سو تک پہنچ گئی تھی۔)

استاد محمد ابو زہرہ مصری نے اپنی تصنیف "ابن تیمیہ" میں ۵۳۹ کتابوں کے نام دیئے ہیں اور

ذہبی فرماتے ہیں کہ میں نے ابن تیمیہ کی تصانیف جمع کیں تو وہ ایک ہزار تک پہنچ گئیں اور بعد میں مجھے چند

اور کتابیں دیکھنے کا بھی اتفاق ہوا۔

اقوال میں یہ اختلاف اس لیے پیدا ہوا کہ وقتاً فوقتاً مجلدات کی تعداد بدلتی رہی۔ غیر مجلد اور کھلے

ادراق کو ایک جلد میں بھی جمع کیا جاسکتا ہے اور ہر باب کو ایک جلد سمجھ کر دس جلدوں میں بھی پھیلایا جاسکتا ہے

اور غالباً ہی کچھ تصانیف امام کے ساتھ ہوا۔

انسائیکلو پیڈیا آف اسلام کے ایک ایڈیٹر اور بلند پایہ مستشرق۔ براکمان۔ ابن تیمیہ کے تحت

لکھتے ہیں کہ ان کی تصانیف میں سے صرف ۱۵۳ موجود ہیں اور باقی گم ہو چکی ہیں۔ چند مشہور کتابوں کے نام

۱۔ صلاح (دیا فر)، الدین محمد بن شاکر الکلبی مورخ اور سوانح نگار تھے۔ ولادت ۶۷۶ھ۔ اور

وفات ۷۶۴ھ۔ آپ کی فوت الوفيات ابن خلکان کی وفیات الاعیان کا مکملہ ہے اس میں ۵۷۲ اشخاص کے

حالات ہیں۔ آپ کی عیون التواریخ چھ مجلدات پر مشتمل ہے (دارۃ المعارف اسلامیہ ابن شاکر) ۷۸۰ھ۔

یہ ہیں :-

- ۱- الصغار المسلمون علی شاتم الرسول -
- ۲- منہاج السنہ
- ۲- کتاب الایمان
- ۲- کتاب التبرات
- ۵- البحر المحیط
- ۲- الرد علی فلسفۃ ابن رشد
- ۷- الجہاد
- ۸- کتاب الرد علی النصارے
- ۹- محتریم السماع
- ۱۰- اثبات الجہاد (عقود الجواهر ص ۱۶۷)

ابن تیمیہ کا مسلک

آپ کا مسلک وہی تھا جو صحابہ کرام کا۔ آپ کسی نص یا حدیث کی سند کے بغیر نہ کوئی فتنے دیتے تھے نہ کسی اور سنت میں کوئی قدم اٹھاتے تھے۔ قرآن کی تفسیر آؤلاً قرآن ثانیاً حدیث اور بالآخر ان دونوں کی روشنی میں اجتہاد سے کیا کرتے تھے۔ وہ صرف وہی کو دین کا ماخذ قرار دیتے تھے۔ تفسیرانہ و منطقیانہ نقطہ نظر کو غلط اور فسقوں کو گناہ سمجھتے تھے۔ دوسری طرف غزالی فلسفہ کو وسیعہ علم و معرفت تصور کرتے تھے۔ بعد نبویؐ کے سینہ (۳۰۰-۳۲۰ھ) تک قائم دیتے تھے کہ بعض اوقات اپنی مباحث میں سیدنا کی عبادت بالفاظ نقل کر دیتے تھے۔

آپ اللہ کی صفت کا نام کو تو تیمم اور محکم کو احادیث قرار دیتے تھے۔ آپ خدا کو ان اسباب کا بھی خالق سمجھتے تھے جو حدیث افعال کا سبب بنتے ہیں۔ آپ ثواب کے لیے خیرات تبرک کی اجازت نہیں دیتے

۱۰۰۰ھ تک ابن تیمیہ: شرح العقیدۃ الاصبغیاریہ، مصر، ۱۱۷۰ھ - علی مجموعۃ الرسائل والمساائل جلد ۳
۱۱۷۰ھ تک مجموعۃ الرسائل والمساائل جلد ۵، ۱۱۷۰ھ - علی قاعدہ سلطنت فی التوسل والوسیلہ - ص ۱۰۷،

تھے۔ آپ کے ہاں نفاذی اللہ کا مطلب ترک مناجی کے بعد اوامر کی تعمیل میں ڈوب جانا تھا۔

التحفة العراقیہ میں معرفت کے تین مدارج بتائے ہیں۔ اول: معرفت نفس۔ دوم: ظہور نفس یعنی نفس کی پوشیدہ صلاحیتوں کا عرماں ہونا۔ سوم: تعمیر نفس۔ ان مدارج کو طے کرنے کے لیے تسلیم، مبر، اور توکل کی ضرورت ہے۔ انسان ایک وسیع کائنات ہے۔ جب وہ جنت کو اپنا لیتا ہے تو اس کی ہستی پھیلنے لگتی ہے یہاں تک کہ ارض و سما اس کے پروں کے نیچے سما جاتے ہیں۔

امام نے سیکڑوں مسائل پر بحث کی ہے ان میں اجتہاد، نص، سنت، اجماع، قیاس اور عام اخلاقیات

شامل ہیں۔

امام کا کردار

امام کی زندگی اسوۂ رسولی کے سانچے میں ڈھلی کر ٹھکی تھی آپ مال و متاع دنیوی سے گریزاں، شاہی درباروں سے متنفر اور رہن سہن میں حد درجہ سادہ تھے۔ وہ نہ تو عکالت و دت کی طرح شوخ لباس پہنتے تھے اور نہ صوفیوں کی طرح گلیم ردق اور ڈھتے تھے۔ علم و عبادت کی چاٹ نے انہیں دنیا کی ہر لذت سے بے نیاز کر دیا تھا۔ آپ کا روزانہ معمول سحر سے طلوع تک ذکر و تلاوت، بعد از طلوع تصنیف و تالیف پھر تدریس اور ندع اوقات میں بیماریوں کی عیادت، شہر کی تقریبات میں شرکت اور فقہی استفسارات کا جواب دینا ہوتا تھا۔ سچی گوئی ان کا ممتاز ترین وصف تھا۔ دین کے معاملے میں وہ کسی امیر و سلطان کو خاطر میں نہ لاتے تھے۔ ایک مرتبہ کسی مظلوم کی فریاد پالے کر شام کے ایک جابر رئیس قتلویگ کے پاس گئے تو اس نے طنزاً کہا:

تجیب تم کسی امیر کو کسی عالم کے ہاں دیکھو تو سمجھو کہ امیر و عالم دونوں اچھے ہیں لیکن اگر کسی عالم کو کسی امیر کے دروازے پر پاؤ تو دونوں کو بڑا سمجھو۔

امام نے جواب میں فرمایا۔ کہ فرعون تم سے بڑا تھا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام مجھ سے۔ ہاں ہر حضرت موسیٰ علیہ السلام بار بار فرعون کے دربار میں جلتے تھے۔ اس پر وہ امیر نسبت شرمندہ ہوا۔ اور معافی مانگی۔ اسی طرح جب خاندان دمشق پر حملہ آور ہوا تو اسے مسلمانوں کے قتل سے روکنے کے لیے امام اس کے

شعبہ - کوکن ۵۹۲ھ سے خازان ایران کے ایمنانی سلسلہ کا ساتواں سلطان تھا۔ جو ۶۱۲ھ میں تخت نشین ہوا اور ۶۲۵ھ میں فوت ہو گیا۔ اس سلسلہ کا بانی چنگیز خاں کا پوتا ہلاکو خان تھا۔ اس کی ابتداء ۶۱۵ھ میں ہوئی اور خاتمہ ۶۲۶ھ میں شاہوں کی تعداد گیارہ تھی (سلطین اسلام ص ۱۲۱)

دربار میں جا پہنچے۔ قاتلین نے آپ کی بہت تعظیم کی۔ اور شکر گوان سے دی۔ پھر کھانے کا وقت آ گیا جب کھانے لگا تو امام نے یہ کہہ کر کھانے سے انکار کر دیا کہ اے خلائق! میرا سارا مال لوٹ کھسوٹ کھبے۔ میں نے عمل سمجھتا ہوں۔ قاتلان آپ کی جرات ایمانی سے اس قدر مرعوب ہوا کہ سر جھکا کر امام سے کہنے لگا کہ میرے لئے دعا فرمائیے۔ اسٹیٹس پر امام نے ہاتھ اٹھا کر کہا کہ

”اے اللہ! اگر قاتلان تیری راہوں میں صدمات کی حفاظت کے لئے لڑ رہا ہے تو اس کی مدد کر اور اگر مار دھاڑ کے لئے جنگ کرے۔ تو اسے اپنی گرفت میں لے“
 اور قاتلان آئین آئین بکتا رہا۔

امام موصوف بڑے سخی، زہرا، ابتکار پیشہ، فیاض، بلند اخلاق، متواضع اور بہادر تھے۔ صاحب الجواک نے ہر عنوان کے تحت کچھ حکایات بھی لکھی ہیں جنہیں ہم خوب طوالت سے نظر انداز کرتے ہیں۔

اور سورج ڈوب گیا

ابن تیمیہ کی وفات ۱۰۱۰ھ ربیع الاول ۱۰۱۰ھ کو ہوئی تھی جب آپ آخری مرتبہ تعلقہ دمشق میں مجوس جھڑپے اور ملکہ کی شکایت پر قلم دہانت سے مردم کر دینے تو آپ منوم سے رہنے لگے۔ تمام فارغ اوقات عبادت، تلاوت اور ذکر و تسبیح میں صرف کرنے لگے۔ آپ ایام حبس میں الہامی قرآن نغم کر چکے تھے بیابیری تلاوت میں جب سائبوسیوی پارے کی اس آیت پڑھتے۔ **إِنَّ الْمُنْتَقِينَ فِي جَنَّاتٍ وَنَهْرٍ فِي مَقْعَدٍ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِيكٍ مَّقْتَدِرٍ (القرآن ۵۲-۵۵)** بے شک نیک لوگ اللہ کے قریب نہروں اور باغوں میں رہ کر مقام عزت حاصل کریں گے۔

توفیقیت کی امید سے آواز ڈوب گئی۔ روح، نفسِ معصومی میں چھڑ پھڑانے لگی۔ ہونٹ ہلنے لگے۔ رشاد گھر شہادت کا در در فرما رہے تھے۔ پھر ایک جگہ کی دروغ اپنے مرکز کی طرف پرواز کر گئی اور ملت اسلامیہ کا یہ آفتاب ۲۲ ذی قعدہ ۷۲۸ھ کو آنکھوں سے ہمیشہ کے لیے نکل ہو گیا۔

لے لگا لگا ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴

اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُونَ .

آپ کی خبر قلعہ سے باہر پھیلی تو شہر میں ایک گھمراہ گیا ہر گھر میں صف ماتم بچھ گئی۔ لوگ جوت در جوت قلعہ میں آنے لگے۔ گلیاں اور سڑکیں ماتم کرنے والوں سے بھر گئیں۔ عورتوں اور بچیوں کی چیخ و پکار بہت دلخراش تھی۔ جوہم کے اصرار پر آپ کی بعض اشیاء نیلام کر دی گئیں۔ آپ کے گے کا ایک دھاگہ ۱۵۰۔ درابہم میں فروخت ہوا اور کنگھی ۵۰۰ میں۔ آپ کے غسل کا پانی لوگوں نے بانٹ لیا۔ جنازہ اٹھنے سے پہلے آپ کے ایک فاضل شاگرد حافظ ابن کثیر قلعہ میں داخل ہوئے۔ استاد پر نظر پڑی تو دھاڑیں مار مار کر رونے لگے۔ پھر آگے بڑھے امام کے چہرے سے چادر منگوائی۔ اور جھک کر ان کی روشن پیشانی کو چومے۔ اس کے بعد جنازہ اٹھا تو جوہم کا یہ عالم تھا کہ جنازہ دو قدم آگے چلتا اور اتنا ہی پیچھے ہٹتا۔ بالاحسن فرج بلوائی گئی۔ اس نے جوہم کو مٹا کر راستہ بنایا۔ کافی دیر کے بعد جنازہ دمشق کے باہر ایک میدان میں پہنچا۔ امام کے جہانی زین الدین عبدالرحمن بن تیمیہ (۶۶۲ — ۷۲۸ھ) نے نماز جنازہ پڑھائی جس میں تقریباً پانچ لاکھ مرد اور پندرہ ہزار عورتیں شامل ہوئیں۔ عین اس عالم میں کسی نے بلند آواز سے کہا۔

هكذا يتكون الجنائز اهل السنة ابيروان سنت کے جنازے یوں ہوتے ہیں

ایک مرتبہ امام احمد بن حنبل بغدادی (۲۴۱ھ) نے فرمایا تھا۔

يا اهل البدع بيننا وبينكم الجنائز ولے اہل بدعت: تمہارا ہمارا فیصلہ ہمارے جنازوں

سے ہوگا۔ — کہتے ہیں۔ کہ امام حنبل کے جنازے میں سات لاکھ انسان شامل ہوئے تھے۔

مراتی

آپ کی وفات پر متعدد شعر ام نے مرثیے کہے جن میں سے ۳۵ میرے پاس محفوظ ہیں۔ چند اشعار

لاحظہ ہوں۔

شیخ شہاب الدین ابوالعباس احمد بن عبدالرحیم البزازی نے کہا:

لَفَقَدُ الْفَتَى الْيَتِيمِ تَجْرِي الْمَدَامِحُ وَتَصَدُّعُ بِالسُّوْجِ الْحَمَامُ الصَّوَادِعُ

آج تہی جوان کی موت پر آنسو بہ رہے ہیں اور سوگوار قمری ان دور ہی ہیں۔

وباسمہار تظنی کل منار وشارتا یوجھا بین المنوع المدامح

ہر تم کی آگیانی سے بھج جاتی ہے لیکن میرے سینے کی آگ کو میرے آنسو اور بھڑکار ہے ہیں۔

امام بیکۃ ارضۃ وساماء بکا بحزین حزنۃ متتابع

امام کی گفت پر ارض و سماؤں اسی شزدہ کی طرح روئے جس پر غم کے گلے مسلسل ہر رہے ہوں۔

ولہ

اناست مشوں المکرمات واطلم الشام المنیر وذل عنہ النوز

عزت و عظمت کے آفتاب ڈوب گئے ملک شام اندھیروں میں چھپ گیا اور روشنیاں جاتی رہیں۔

فورا الفتی التیتی والقطب الندی فلک العلم علیہ کان سیدور

یہ روشنیاں تہی جوان کی ذات سے خارج ہوتی تھیں، وہ ایک ایسا مگر تھا جس کے گرد آسمان علوم

چکر کا تھا تھار۔

لقد سیر فی نوری السراق بسریرہ فعجبت کیف الراسیات تیسیر

جب لوگ آپ کے تابوت کو گردوں پر اٹھا کر جا رہے تھے تو مجھے پہاڑ (ابن تیمیہ) کے چلنے پر

بڑی حیرت ہوئی۔

ماكنت اعلم قبل یوم ونا تہ ان البجار الناضرات تعور

آپ کی وفات سے پہلے مجھے معلوم نہیں تھا کہ متوابع سب زہری سوکھ سکتے ہیں۔

تو یہ تھے امام احمد بن تیمیہ۔ جن کی تھکی ہوئی روح آج جنت کی باہروں میں آرام کر رہی ہے اے اللہ

ان کے اُخروی مدارج میں مزید اضافہ و ذکر کرنا واسلام

کتابیات

ابو عبد اللہ شمس الدین محمد بن ابی بکر الشافعی (۸۲۲ھ)

محمد بن یوسف الحرمی

الترد الواہر

الذکواب الدرتیہ

حافظ ابن كثير	٣ الهداية والنهاية
جميل بگي العظم	٤ عقود الجواهر
ابو حفص عمر بن علي	٥ الاعلام العلية
صفي الدين الحنفي البغاري	٦ القول الحلبي
احمد بن ابوبكر الطبراني الكاشي	٧ مناقب ابن تيمية
ابن الحجر العسقلاني	٨ الدرر الكامنة
ابو العباس بن فضل اللد العمري	٩ مسالك الابصار
(انگريزي و اردو)	١٠ دائرة المعارف الاسلاميه
ابن رجب حنبلي	١١ طبقات الحنابلة
محمد يوسف عمري كوكبي	١٢ ابن تيمية
ابن خلكان	١٣ وفيات الاعيان
علي بن حسين بن علي المسعودي	١٤ مروج الذهب
ابن دريم البو الفرج حمدين ابني يعقوب اسحاق الوراق بغدادى	١٥ الفهرست
عاجي خليفة مصطفى ابن عبد اللد كاتب حليبي	١٦ كشف الظنون
محمد بن شكري الحنفي الحلبي	١٧ فتاوى السوفيات
امام ابن تيمية	١٨ شرح العقيدة الاصفهانية
امام ابن تيمية	١٩ مجموعة الرسائل والمسائل
امام ابن تيمية	٢٠ قاعدة جليله في التوسل والوسيلة
اردو ترجمہ از ڈاکٹر سید برقی	٢١ سلاطين اسلام
محمد البرزنجي مصري	٢٢ ابن تيمية
علم الدين العتاسم بن محمد البرزنجي	٢٣ معجم الشيوخ

